کرتے ہوئے یہ منواتی ہیں کہ تم لوگ اپنے ہاں خاندانی منصوبہ بندی کی مہم چلا کر کامیاب نتائج دکھاؤ گے اور اس کارِ خیر کے لیے ہم جذبۂ خدمت کے تحت بھاری رقوم اپنے پلے سے دیں گے تو ہمارے حکمران زبان سے ، یا کم سے کم آنکھوں سے اور دستخط کرتے ہوئے قلم کی جنبشوں سے کہہ دیتے ہیں : " یس سر! "

بس ہماری حیثیت ساری کی ساری سمٹ کر اس ایک " یس سر" میں آجاتی ہے - یہی جادو کا اسمِ اعظم ہے جسے ایک سیکشن آفیسر اپنے سیکرٹری کے سامنے کہتا ہے - یہی کسی پارٹی کا عہدہ دار اپنے لیڈر کے سامنے کہتا ہے ، یہی کوئی وزیر اپنے وزیر اعظم سے کہتا ہے - یہی ایک فوجی افسر اپنے کمانڈر سے کہتا ہے - اور یہی ہمارے اکابر جن سپر پاورز کی زلفوں کے اسیر ہوتے ہیں ، اُن سے کہتے ہیں -

تو جناب ساری قوم فقط ایک " یس سر " ہے - یہ " یس سر " نہ ہو تو پھر کچھ نہ رہے -

---

مُسلم اکثریتی ممالک کو جس طرح لادین عالمی طاقتوں نے دبوچا ہوا ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے بظاہر آزاد ملکوں کی حکومتیں اور اکابر اور دانش ور کوئی ایسا لفظ زبان پر نہیں لا سکتے ، کوئی قانونی فیصلہ نہیں کر سکتے ، کوئی سفارتی اقدام نہیں کر سکتے ، اپنے دفاعی معاملات اور خارجہ تعلقات کو سو فی صدا پنی آزاد مرضی سے طے نہیں کر سکتے ، حتیٰ کہ محض معاشی ترقی اور قدرتی وسائل کے متعلق بڑے بڑے منصوبوں یا وسیع الاثر مالیاتی مسائل اور خام اجناس کی فراہمی اور باہر سے مشینی اور کیمیاوی اور دفاعی سامان کی خریداری تک کے معاملات میں قطعی فیصلے نہیں دے سکتے - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دنیا میں مُسلم اقلیتوں کا حال کیا ہو گا ؟

یونانی ترکی اقلیت پر ، فلپائنی مورو تحریک آزادی اُٹھانے والے مسلمانوں پر ، حکامِ حبشہ اریٹیریا کی سلب شدہ آزادی کو بحال کرنے کی جدوجہد کرنے والے مسلمانوں پر برسوں سے ستم توڑ رہے ہیں - یہودی حکومت نے عرب اقلیت پر اوّل روز سے پوری بے شرمی کے

ساختہ طرح طرح کے مظالم ڈھائے ہیں، ان کی نسل کشی کی کوششیں کی گئی ہیں۔ بہت سے لوگوں کو وطن سے محروم دیا ہے۔ معاشی ذرائع کے لحاظ سے مسلمانوں کو مصیبت میں ڈال دیا ہے اب فلسطین کی مسلم اقلیت کے تازہ ترین مطالبۂ آزادی پر جو زن بچہ سامنے آتا ہے اُسے بہیمیت کے کولہو میں پیلا جارہا ہے۔ بھارت کے مسلمان پس رہے ہیں، بنگلہ دیش کے مسلمانوں پر بھارتی سامراج کی منحوس پرچھائیں پڑ رہی ہے۔ برما اور تھائی لینڈ کے مسلمانوں پر اسن آف دی سوائل کا کوڑا برس رہا ہے۔ یوگوسلافیہ اور البانیہ کے مسلمانوں کو وحشت اپنے سینگوں پر اچھال رہی ہے۔ پھر روس میں مسلم اقلیتیں خدا اور رسول کا نام لینے کو پورے دَور انقلاب میں ترس گئی ہیں۔ سری لنکا میں انہیں کبھی بودھوں نے تنگ کیا اور کبھی سنہالیوں نے اذیتیں دیں۔ اور اب بھارتی لشکری بھی ان پر دستِ تعدی دراز کر رہے ہیں۔ دُنیا میں بین الاقوامی انصاف کے علمبردار، انسانی حقوق کے پاسبان ٹک ٹک یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور نہ کوئی جنبشِ لب ہے، نہ حرکتِ قدم۔ اُونچے اُونچے دعوے اور نعرے جھوٹ اور منافقت کے سانچے میں ڈھلے ہیں۔ اندر سے ہر عدل کے داعی اور پرستار اور انسانیت کے سرپرست مسلمانوں کی مصیبتوں پر خوش ہیں۔ اِدھر انڈونیشیا میں پنج بنائے اسلام کی بیخ کنی کے لیے پنج شیلا کا جبری نفاذ۔ دوسروں کا تو کیا کہنا، خود مسلمان دُنیا بھر میں مگن پڑے ہیں، کسی میں یارا نہیں کہ اپنے برادرانِ ملت کے دُکھوں پر کوئی آہ و فغاں ہی کر دے۔ ہمارے حکمران کوئی بیان نہیں دے سکتے۔ جمہوری پارلیمنٹیں کوئی قرارداد پاس نہیں کر سکتیں۔ محض مسجدوں سے اضطراب انگیز ماتمی آوازیں اُٹھتی ہیں۔ مگر ان کو "دو ملاّ" کی آواز کہہ کر خود اپنے ہی لوگ کچل دیتے ہیں۔

خود دیارِ مغرب میں جو مسلم اقلیتیں جا کر مختلف ملکوں میں بس گئی ہیں وہ بھی آرام چین سے نہیں ہیں۔ برطانیہ میں تو اُن کو نسلیت اپنے خونیں ناچ سے وقتاً فوقتاً پریشان کرتی رہتی ہے لیکن برطانیہ سمیت ناروے سویڈن سے لے کر امریکہ کینیڈا تک اکثر ممالک میں ان کو اپنی طرزِ تہذیب پر قائم رہنے میں مشکلات درپیش ہیں۔ خصوصاً وہاں کے تعلیمی نظاموں میں ان کے عقاید و تصورات کے پرزے اُڑتے ہیں۔ مغربی معاشرے چاروں طرف شراب و شباب کے طوفان اُٹھائے ہوئے ہیں۔ جہاں جانے والے خاندانوں کے بچے بھی آہستہ آہستہ

اثر پذیر ہوتے ہیں ۔ اور بطورِ خاص جو نوعمر متعلمین تعلیم یا کسی فنی تربیت کے لیے وہاں جاتے ہیں یا کوئی ملازمت کرتے ہیں ۔ ان میں سے بہت ہی خوش قسمت افراد سیلِ زمانہ میں بہنے سے بچ سکتے ہیں ۔ پھر اردو زبان کو تعلیم گاہوں اور ذرائع ابلاغ میں جگہ نہ ملنے (یا برائے نام حصّہ ملنے) کی وجہ سے نئی نسلوں کا دینی علوم اور قومی لٹریچر سے رابطہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قومی زبان کی یہ چھوٹی سی "جان بچاؤ" کشتی جو باہر جاکر حسین غلاظت کے سیلاب میں ذریعۂ تحفظ ہو سکتی ہے، یہ بھی مسافر سے چھن جاتی ہے اور وہ ڈبکیاں کھاتا ہے، مگر جس قوم نے خود اپنے ہی گھر میں قومی زبان کو اچھوت بنا دیا ہو، وہ اُسے باہر کیا وقعت دلوا سکتی ہے۔

مسلمان اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں ـــــ وہ دنیا میں ایک ارب کی تعداد میں ہوتے ہوئے انتہائی مصیبت اور پستی اور بے بسی میں مبتلا ہیں ۔

اِس موقع پر مسلمانوں سے دشمنی رکھنے والی صہیونی تحریک کا ذکر ضروری ہے ۔ اس تحریک کے زیر اثر یہودی جہاں بھی ہیں، مسلمانوں کو آگے بڑھنے سے روکنے اور پیچھے دھکیلنے میں بہت بڑا پارٹ ادا کر رہے ہیں ۔ یہودیوں کے پاس بڑے بڑے علمی و تحقیقی و سائنسی کاموں کے ماہرین کے علاوہ چند مادّی قوتوں کا ارتکاز ہے۔ سرمایہ اور دنیا کے فنانشل اداروں، بنک کاری اور مارکیٹوں میں نفوذ، تیل اور دوسرے بڑے بڑے کاروباروں میں ان کا دخل، اور دیگر منشیات کی خرید و فروخت پر قابو، فلموں اور نائٹ کلبوں اور ہر قسم کے شو بزنس میں خاصا حصّہ، اپنے کاروباروں کے اشتہارات اور اپنی اشتہاری فرموں کے ذریعے اخبارات و جرائد پر تسلط، عالمی پروپیگنڈا اور خبر سازی اور خبر رسانی کے وسائل سے بھرپور کام لینے کا وسیع تجربہ، اقوام اور اس سے متعلق عالمی اداروں میں شرکت، امریکی صدارت کے انتخاب میں بالادستی اور قصرِ اسپید میں نفوذ اور جمہوری ایوانوں اور بعض اہم کمپنیوں میں اہم حیثیت ان ساری قوتوں کو وہ مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں ۔ حال ہی میں بڑے سرمایے سے

چلنے والا ایک اعلیٰ درجے کا انگریزی رسالہ "عریبیا" (لندن) جو شاندار معیار سے شائع ہو رہا تھا، محض اس لیے بند ہو گیا کہ یہودی نہ تو اسے کافی اشتہارات حاصل کرنے دیتے تھے اور نہ اس کی فروخت کو بڑھنے دیتے تھے۔ امریکہ میں پاکستان کے ایڈ اور قرضوں اور اسلحہ کے معاملات کے بگڑنے میں ہمیشہ یہودی ہاتھ متحرک رہا ہے۔

صہیونی قوتِ بد راہ (EVIL FORCE) کے ساتھ متوازی طور پر بھارت بھی آگے بڑھ رہا ہے اور دونوں کا قارورہ کئی سال پہلے سے مل چکا ہے۔

یہودیوں کی سرپرستی امریکہ اور بھارت کی ۷۵ فیصد سرپرستی روس اور ۲۵ فی صد امریکہ کرتا ہے۔

ان قوتوں کو پہچانیے جو ہمیں نہ صرف مادی لحاظ سے مات دینے کے لیے کوشاں ہیں بلکہ سپر پاورز کے عین مطابقِ منشا ہمیں لادینیت اور اوپن سوسائٹی کے تصور کی طرف بڑے زور سے دھکیل رہی ہیں۔

اور ہم ان کی مرضی کے مطابق اس طرح چل رہے ہیں جیسے ہماری آنکھوں پر پٹی بندھی ہو اور دشمن ہمارا ہاتھ پکڑ کے کسی گڑھے میں دھکیلنے کے لیے ہمیں لے جا رہا ہو۔

وا مصیبتاہ!

یہ سلسلۂ اشارات تو چلتا رہے گا۔ یہاں مجھے اس تازہ ترین صورتِ احوال کا خیال آیا جس سے مجاہدین افغانستان اور مہاجرین اور ان کے ساتھ ہم دوچار ہیں۔ دنیا کی دو سپر پاورز (امریکہ و روس) نے آپس ہی آپس گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ اب روس، روس کی کٹھ پتلی کابل حکومت، امریکہ، بعض مسلم ملک، چین اور بھارت نیز پاکستان کی روسی اور بھارتی لابی، سب کا دباؤ اس مسئلہ پر ہم پر زیادہ سے زیادہ پڑ رہا ہے۔ عالمی پروپیگنڈا مشینری کی گراریاں تیزی سے گھوم رہی ہیں۔ اخباری اسکرین پر ہر روز نئی نئی اور متضاد سرخیاں اور بیانات سامنے آتے ہیں۔ نتیجہ جو کچھ سپر پاورز اور ان کے حواریوں کو مطلوب ہے، راقم کی رائے